سوال

مریض کس طرح نمازادا کرے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مریض کس طرح نمازادا کرے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مریض کے لئے واجب یہ ہے کہ :

(1)فرض نماز کوکھڑا ہوکرادا کرے خواہ اس کے لئے جھکنا پڑے یا بوقت ضرورت کسی دیوار یا عصا وغیرہ کا سہارا لینا پڑے ۔

(2)اگر مریض کھڑا ہوکر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے اور افضل یہ ہے کہ قیام اور رکوع کی حالت چوکڑی مار کر بیٹھے

(3)اگر اسے بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو قبلہ رخ لیٹ کر پڑھ لے دائیں جانب لیٹ کر پڑھنا افضل ہے اگر قبلہ رخ متوجہ ہونا ممکن نہ ہو تو جس طرف منہ کرنا ممکن ہو نماز پڑھ لے اس کی نماز صحیح ہوگی اور اعادہ بھی لازم ہوگا

(4)اگر پہلو کے بل لیٹنا ممکن نہ ہو تو چت لیٹ کر پڑھ لے دونوں پاؤں قبلہ رخ کرے اور افضل یہ ہے کہ سر تھوڑا سا اونچا کرلے تاکہ وہ قبلہ رخ ہو اور اگر پاؤں کو قبلہ رخ کرنا ممکن نہ ہو تو جیسے ممکن ہو تو اس طرح پڑھ لے اس صورت میں اعادہ بھی لازم نہ ہوگا ۔

(5)مریض کے لئے بھی نماز رکوع وسجدہ واجب ہے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو سر کے اشارہ کے ساتھ رکوع سجدہ کرے سجدہ میں رکوع کی نسبت سر کو زیادہ جھکائے اگر رکوع ممکن ہو تو رکوع کرے اور سجدہ اشارہ کے ساتھ کرے اور اگر سجدہ ممکن ہو تو سجدہ کرے اور رکوع اشارے سے کرلے ۔

(6)اگر رکوع وسجود سر کے اشارے سے ممکن نہ ہو تو دونوں آنکھوں سے اشارہ کرلے رکوع کے لئے آنکھوں کو تھوڑا لیکن سجدہ کے لئے زیادہ بند کرلے بعض مریض جو انگلی سے اشارہ کرتے ہیں تو یہ صحیح نہیں ہے کتاب وسنت اور اہل علم کے اقوال سے اس کی کوئی اصل معلوم نہیں ہوسکی ۔

(7)اگر سر یا آنکھ کے ساتھ اشارہ کی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں نماز پڑھ لے تکبیر کہے اور پڑھے اور رکوع سجود قیام اور قعود کی دل میں نیت کرے ، لكل امري ما نوي

(8) مریض کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ نماز کو وقت پر ادا کرے اور مقدور بھر کوشش کر کے تمام واجبات کو پورا کرے اگر ہر نماز کو وقت پر ادا کرنا اس کے لئے مشکل ہو تو پھر ظہر و عصر مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھ لے اور جس طرح اس کے لئے آسانی ہو جمع تقدیم یا جمع تاخیر دونوں طرح جائز ہے لیکن فجر کی نماز تنہا پڑھی جائے گی اسے کسی اگلی یا پچھلی نماز کے ساتھ جمع کرنا جائز نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج1ص526

محدث فتویٰ